کراچی کی ادبی سرگرمیاں

ادارہ اتحاد ادب کی جانب سے گذشتہ روز معروف شاعر عارف شفیق کی قیام گاہ پر ابن صفی کی یاد میں تعزیتی جلسہ زیر "دریا آخر دریا ہے" کے شاعر جناب امید فاضلی منعقد ہوا۔ اس موقع پر سابق اعظمی نے جو ابن صفی کے قریب ترین دوستوں میں شامل ہیں ابن صفی کے فن اور شخصیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تقریباً ۱۹۴۷ء یا ۱۹۴۸ء کی بات ہے عباس حسنی و شکیل جمالی کے پرچے "نکہت" الہ آباد سے شائع ہوتا تھا نکاہی ادب طغرل فرغان لکھتے تھے۔ سید احتشام الحسن نے ڈاکٹر اعجاز حسین الہ آباد سے خط لکھ کر دریافت کیا کہ طغرل فرغان کون صاحب ہیں۔ نکہت میں نکاہی ادب بہت اچھا طنزیہ انکا ہی مضمون لکھ رہے ہیں جسپر ڈاکٹر اعجاز حسین نے مجھ سے دریافت کیا تو انہیں میں نے بتایا کہ یہ آپکے ہر دلعزیز شاگرد اسرار احمد (ابن صفی) ہیں اس زمانے میں ابن صفی افسانے بھی لکھ رہے تھے انکا ایک افسانہ جسکا نام تھا "میں تم اور وہ" بہت مشہور ہوا تھا اس موقع پر عارف شفیق نے کہا کہ میں زندگی میں بہت کم لوگوں سے متاثر ہوا ہوں جن میں ایک ابن صفی بھی ہیں میری اور انکی عمروں میں کافی فرق تھا لیکن وہ مجھ سے ہمیشہ برابر کے دوستوں کی طرح ملتے تھے۔ ممتاز شاعر قمر جمیل نے جو ابن صفی کے کلاس فیلو بھی تھے انہوں نے کہا کہ ایک مجھے اپنی حوصلہ مندی پر بڑا ناز تھا۔ میں بڑے سے بڑا حادثہ مسکرا کر برداشت کر لیتا تھا لیکن ابن صفی کی موت نے مجھے داس کر دیا صرف میں ہی نہیں میرے گھر کے تمام افراد کے لئے ایسا تھا جیسے ہمارے گھر کے کسی فرد کی موت ہو۔ قمر جمیل نے ابن صفی اور اپنے کالج کے لائف کے کئی واقعات بھی سنائے جناب برق زیدی اور روشن علی عشرت نے بھی ابن صفی کی موت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا آخر میں جناب امید فاضلی نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ ابن صفی کا فن جاسوسی ادب میں روح کی کی حیثیت رکھتا تھا اب جسم سے روح جدا ہو چکی ہے اب بے جان اردو جاسوسی ادب میں روح ڈالنے والا کوئی

نظر نہیں آتا جناب امید فاضلی نے اس موقع پر کہا کہ شہر
میں ابن صفی لائبریری قائم ہونا چاہیئے اور موجودہ جاسوسی
ادب سے تعلق رکھنے والے اداروں کا فرض ہے کہ وہ
ہر سال بہترین جاسوسی کہانی اور ناول کے لئے ابن صفی
ایوارڈ کا سلسلہ شروع کریں

(رپورٹ ۔ شاہینہ فاروقی)